جن کا انسانی بدن میں داخل ہونا
تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جن کا انسانی بدن میں داخل ہونا

جن و شیاطین انسان کو طرح طرح سے ستاتے اور انہیں تکلیف دیتے ہیں۔ مثلا لوگوں کو خوف و ہراس کا شکار بنانا، نفسیاتی اور اعصابی امراض (پاگل پن، غم، قلق، بے چینی، مرگی و وسوسے وغیرہ) میں مبتلا کرنا، نگاہ اچک لینا، وہم میں مبتلا کرنا، دو آدمیوں کے درمیان تفریق پیدا کر دینا، بعض جنسی اور بعض نسوانی امراض کا مریض بنانا، جانی اور مالی نقصان پہنچانا وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ بے شمار امراض ہیں جن کے ذریعہ شیطان اولاد آدم کو تکلیف دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

ثُمَّ لآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلاَ تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ(سوره الاعراف آيه:17)

ترجمہ: پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر کو ان میں سے شکر گزار نہیں پائے گا۔

مذکورہ بالا جنی تکالیف کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ جنات انسانوں کو دو طرح سے تکلیف دیتے ہیں۔

(1) اس کے جسم سے باہر رہتے ہوئے۔

(2) اس کے جسم میں داخل ہو کر۔

پہلی قسم کی ہزاروں مثالیں ہیں، اس سے صرف نظر کرتے ہوئے دوسری قسم پر نظر ڈالتے ہیں جو ہمارا موضوع ہے۔

جنات کا انسانی بدن میں داخل ہونا:

یہ بات دلائل کی روشنی میں اظہر من الشمس ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل ہوتا ہے۔اسے عربی میں "الصرع"یعنی آسیب لگنا، سحر لگنا کہتے ہیں اور اس آسیب زدہ شخص کو "المصروع" (پچھاڑا ہوا) کہتے ہیں۔

مصروع کی وضاحت: جب انسانی عقل میں خلل واقع ہو اور اسے یہ شعور باقی نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا ابھی کیا کہا ہے اور آئندہ کیا کہے گا۔یعنی اس کے اقوال کے مابین کوئی ربط نہ ہو یا اس کا حافظہ باقی نہ رہا ہو، یا عقل میں خلل کے باعث اس کی حرکات و تصرفات میں خبطی پن پایا جائے، یا اس میں سیدھے قدم رکھنے کی قدرت موجود نہ رہے یا اس کے جسم کا توازن ختم ہو گیا ہو۔(عالم الجن فی ضوء الکتاب والسنہ)

اردو میں اسے ہم آسیب زدہ یا سحر زدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

انسان کو جن لگنے کی قرآنی دلیل:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورة البقرة : 275)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

اس آیت میں صریح دلیل ہے کہ شیطان انسان کے بدن میں داخل ہو کر اسے خبط الحواس بنا دیتا ہے ۔آیئے چند مشاہر علماء و مفسرین کی طرف رجوع کرتے ہیں جن سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ جن انسان کے بدن میں واقعتاً داخل ہو جاتا ہے۔

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود خور کو روز قیامت اس مجنوں کی طرح اٹھایا جائے گا جس کا گلا گھونٹا جا رہا ہو۔(ابن ابی حاتم)

عوف بن مالک، سعید بن جبیر، سدی، ربیع بن انس، قتادہ اور مقاتل بن حیان سے اسی طرح مروی ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر قرطبیؒ)

(2) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: اس آیت میں ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو جنات کے لگنے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس فعل کا تعلق طبیعت سے ہے، نیز شیطان انسان کے اندر نہ تو داخل ہو سکتا ہے، نہ لگ سکتا ہے۔(تفسیر قرطبیؒ 255/3)

(3) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: آیت کریمہ (الذین یاکلون الربا،،،،) کا مطلب یہ ہے کہ سود خور اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ مریض کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان لگا ہو اور اسے خبطی بنا دیا ہو، یعنی وہ عجیب وغریب حالت میں کھڑا ہوتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 326/1)

(4)امام طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ سود کھانے والے اس طرح حواس باختہ ہو کر اٹھیں گے جس طرح دنیا میں وہ شخص تھا جسے شیطان نے آسیب میں مبتلا کر کے مجنوں بنا دیا ہو۔

(5)امام آلوسی فرماتے ہیں: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح دنیا میں جن زدہ شخص کھڑا ہوتا ہے۔

لفظ "تخبط" تفعل کے وزن پر فعل (یعنی خبط) کے معنی میں ہے۔ اور اس کی اصل مختلف انداز کی مسلسل ضرب ہے۔ اور ارشاد الہی (من المس) کا مطلب جنون اور پاگل پن ہے۔ کہا جاتا ہے "مس الرجل فھو ممسوس" یعنی وہ پاگل ہو گیا، اور مس کا اصل معنی ہاتھ سے چھونا ہے۔(تفسیر قرطبیؒ)

(6)امام شوکانیؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے: یہ آیت ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جنھوں نے جن چڑھنے کا انکار کیا اور گمان کیا کہ اس فعل کا تعلق طبیعت سے ہے۔

(7) ابو الحسن اشعری نے اپنی کتاب "مقالات اہل السنہ والجماعہ" میں ذکر کیا ہے: وہ کہتے ہیں کہ جن مصروع (آسیب زدہ) کے بدن میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورة البقرة : 275)

ترجمہ: سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔ (مجموع الفتاوی 12/19)

(8) امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں: اللہ کا قول "کالذی یتخبطہ الشیطان من المس" میں مصروع میں شیطان کی تاثیر کا ذکر ہے اور یہ چھونے سے ہوتا ہے۔

(9) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی اہل سنت و جماعت کے اتفاق سے ثابت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورة البقرة : 275)

ترجمہ: سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

اور نبی ﷺ کی حدیث سے صحیح ثابت ہے۔ "شیطان اولاد آدم کے رگ و پے میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ (مجموع الفتاوی 276/24)

اسی لئے شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی ایسا نہیں جو مرگی والے انسان میں داخل ہونے کا انکار کرتا ہو۔ اور جس نے اس کا انکار کیا اور یہ دعوی کیا کہ شریعت بھی اس کو جھٹلاتی ہے، اس نے شرع پر جھوٹ بولا، اور شرعی دلائل میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کی نفی کرتی ہو۔ (مجموع الفتاوی 277/24)

جن لگنے کے دلائل احادیث سے:

(1) ان الشیطان یجری من ابن آدم مجرم الدم (صحیح بخاری ح 2175)

ترجمہ: شیطان ابن آدم میں اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون۔

☆اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے اور خون بدن کے اندر رہتا ہے اسی لئے ابن حجر ہیثمیؒ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو شیطان کے انسانی بدن میں دخول کا انکار کرتے ہیں۔

☆امام نوویؒ شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ قاضی وغیرہ نے کہا یہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔اللہ تعالی نے شیطان کو قوت وطاقت دی ہے جس سے انسان کے اندر خون کے راستے سے داخل ہو سکتا ہے۔

(2) عن عثمان بن ابي العاص ، قال: لما استعملني رسول الله صلى الله عليه وسلم على الطائف ، جعل يعرض لي شيء في صلاتي حتى ما ادري ما اصلي ، فلما رايت ذلك رحلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال:"ابن ابي العاص"، قلت: نعم يا رسول الله ، قال:"ما جاء بك"، قلت: يا رسول الله ، عرض لي شيء في صلواتي حتى ما ادري ما اصلي ، قال:"ذاك الشيطان ادنه"، فدنوت منه ، فجلست على صدور قدمي ، قال: فضرب صدري بيده ، وتفل في فمي ، وقال:"اخرج عدو الله"، ففعل ذلك ثلاث مرات ثم قال:"الحق بعملك"، قال: فقال عثمان: فلعمري ما احسبه خالطني بعد. (صحيح ابن ماجة ح 2858)

ترجمہ: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: ”کیا ابن ابی العاص ہو“؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: ”تم یہاں کیوں آئے ہو“؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں پر دو زانو بیٹھ گیا، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منہ کا لعاب میرے منہ میں ڈالا، اور (شیطان کو مخاطب کرکے) فرمایا: «اخرج عدو اللہ» "اللہ کے دشمن! نکل جا" یہ عمل آپ نے تین بار کیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: "اپنے کام پر جاؤ" عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب پھٹکا ہو۔

☆اس حدیث میں دلیل ہے کہ صحابیِ رسول کے بدن میں شیطان داخل ہو گیا تھا، اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اس شیطان کو اندر سے نکلنے کا حکم دیا۔ اگر شیطان اندر نہیں ہوتا تو نکلنے کا حکم دینا لغو اور عبث ٹھہرتا۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے کبھی کوئی لغو بات نہیں کی۔

☆علامہ البانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ کبھی شیطان انسان کی شکل اختیار کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے، گرچہ مومن اور صالح آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ (دیکھیں: سلسلہ الاحادیث الصحیحہ 2918)

(3) عن يعلى بن مرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : أنه أتته إمرأة بإبن لها قد أصابه لمم- اى طرف من الجنون , فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أخرج عدو الله أنا رسول الله ". قال فبرأفاهدت له كبشين و شيئا من إقط و سمن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يايعلي خذ الإقط والسمن و خذ أحد الكبشين ورد عليها الآخر(سلسلة الأحاديث الصحيحة 874/1)

ترجمہ: یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی جسے جنون ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ، میں اللہ کا رسول ہوں"۔ وہ کہتے ہیں کہ بچہ ٹھیک ہو گیا تو اس عورت نے آپ کو دو مینڈھا، کچھ دودھ اور گھی ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یعلی دودھ، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور ایک مینڈھا اسے واپس کر دو۔

☆ یہ حدیث بہت سارے طرق سے مروی ہے۔

☆ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے شیطان کو مخاطب کیا جو بچہ میں داخل ہو کر اس کی عقل میں فتور پیدا کر دیا تھا جب شیطان کو نبی ﷺ نے رسول ہونے کا واسطہ دے کر بچے کے اندر سے نکلنے کا حکم دیا تو بچہ درست ہو گیا۔

(4) عن عم خارجة بن الصلت التميمي - رضي الله عنه - : (أنه أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسلم ، ثم أقبل راجعا من عنده ، فمر على قوم عندهم رجل مجنون موثق بالحديد ، فقال أهله : إنا حدثنا أن صاحبكم هذا ، قد جاء بخير ، فهل عندك شيء تداويه ؟ فرقيته بفاتحة الكتاب ، فبرأ ، فأعطوني مائة شاة ، فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته ، فقال : (هل إلا هذا) وقال مسدد في موضع آخر : (هل قلت غير هذا) ؟ قلت : لا ! قال : (خذها ، فلعمري لمن أكل برقية باطل ، لقد أكلت برقية حق)(السلسلة الصحيحة – 2027)

ترجمہ: خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے: وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس سے واپس لوٹ گئے۔ ان کا گذر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کے پاس ایک آدمی جنوں کی وجہ سے لوہے سے بندھا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ بتلایا گیا ہے کہ تمہارے ساتھی (نبی ﷺ) نے بھلائی لایا ہے۔ تو کیا آپ کے پاس کچھ ہے جس کے ذریعہ آپ اس کا علاج کر سکیں؟ تو میں نے اس پر سورہ فاتحہ کے ذریعہ دم کر دیا۔ پس ٹھیک ہو گیا تو انہوں نے مجھے ایک سو بکریاں دی۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ پس آپ نے کہا: کیا یہی تھا۔ مسدد نے کہا دوسری جگہ ہے: کیا اس کے علاوہ بھی پڑھا تھا؟ تو میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ میری عمر کی قسم! جس نے باطل دم کے ذریعہ کھایا (اس کا بوجھ اور گناہ اس پر ہے)، تو نے تو صحیح دم کے ذریعہ کھایا (تم پر کوئی گناہ نہیں)۔

☆ یہاں ایک آدمی کا ذکر ہے جسے جنون ہو گیا تھا جو آسیب (جن سوار ہونے) کی وجہ سے تھا۔ جب اس پر

فاتحہ کے ذریعہ دم کیا گیا تو درست ہو گیا۔

(5) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔(صحيح سنن أبي داود، 5/ 275و صححه الألباني في صحيح النسائي، 1123/3،)

ترجمہ: اے اللہ میں گرنے، ڈوبنے، جلنے، بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے شیطان موت کے وقت خبطی نہ بنادے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ راہ جہاد سے پیٹھ پھیرتے ہوئے مارا جاؤں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ڈسنے سے مارا جاؤں۔

* ابن اثیر کہتے ہیں کہ " وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ" یعنی شیطان مجھے پچھاڑدے اور میرے ساتھ کھیلے ۔ (النہایۃ فی غریب الحدیث 8/2)

☆ مناوی نے اپنی کتاب فیض (ج2ص148) میں عبارت کی شرح میں کہا ہے (اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے موت کے وقت خبطی کردے) کہ وہ مجھ سے چمٹ جائے اور میرے ساتھ کھیلنا شروع کردے اور میرے دین یا عقل میں فساد بپا کردے۔(موت کے وقت) یعنی نزع کے وقت جس وقت پاؤں ڈگمگا جاتے اور عقلیں کام کرنا چھوڑ دیتی اور حواس جواب دے جاتے ہیں۔اور بعض اوقات شیطان انسان پر دنیا کو چھوڑتے وقت غلبہ پالیتا ہے تو اسے گمراہ کردیتا یا پھر اسے توبہ سے روک دیتا ہے۔۔۔)الخ

(6) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَيِّئِ الأَسْقَامِ" (صحیح ابو داؤد)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی للہ علیہ وسلم کہتے تھے: "اے اللہ! جنون (پاگل پن)، جذام، برص اور برے امراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

☆امام قرطبیؒ کہتے ہیں: کہ مس ہی جنون ہے۔(الجامع لاحکام القرآن 230/3)

(7) عن أبي سعيد - رضي الله عنه - قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :(إذا تثاءب أحدكم فليضع يده على فيه ، فإن الشيطان يدخل مع التثاؤب) (صحيح أبو داوود 1375 و صحيح الجامع 426)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو کیونکہ شیطان جماہی کے ساتھ اندر داخل ہو جاتا ہے۔

☆حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کے تحت لکھا ہے کہ یہاں دخول حقیقی معنی پر محمول ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ دخول سے تمکن مراد ہو۔(فتح الباری 628/10)

(8) عن عطاء بن رباح قال : قال لي ابن عباس - رضي الله عنه – : (ألا أريك امرأة من أهل الجنة ؟ قلت : بلى ، قال هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت : إني أصرع وإني أتكشف فادع الله لي ، قال : إن شئت صبرت ولك الجنة ، وإن شئت دعوت الله أن يعافيك ؟ فقالت : أصبر ، فقالت : إني أتكشف فادع الله لي أن لا أتكشف ، فدعا لها) (صحيح البخاري ح 5652)

ترجمہ: عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو جنت کی ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا، یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہی: میں پچھاڑ دی جاتی ہوں اور میں ننگی ہو جاتی ہوں پس آپ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے ،آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کرو گی تو تمہارے لئے جنت ہے، اور اگر تم چاہوں میں اللہ سے دعا کر دوں تاکہ ٹھیک ہو جاؤ؟ تو اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، کہی: میں ننگی ہو جاتی ہوں میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے تاکہ ننگی نہ ہو سکوں، تو نبی ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔

☆اس حدیث میں صراع کا لفظ ہے جو آسیب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

☆بعض روایات میں ذکر ہے عورت کہتی ہے میں خبیث سے ڈرتی ہوں اور خبیث کی صراحت شیطان ملتی ہے۔(فتح الباری 115/10)

☆ابن عبد البرؒ نے الاستیعاب میں اور ابن الاثیرؒ نے اسد الغابہ میں ام زفر کی سوانح میں لکھا ہے کہ یہ وہی عورت ہے جسے جن نے چھوا تھا۔

☆ابن القیمؒ نے لکھا ہے یہ کالی عورت خبیث روح کی جانب سے پچھاڑی گئی تھی۔

☆اس حدیث میں عورت کے اندر جن کے دخول کا واضح ثبوت موجود ہے۔

جن لگنے کی عقلی دلیل:

(1) شیخ محمد حامد کہتے ہیں: جب جنات لطیف اجسام ہیں تو انسان کے جسم میں ان کا جاری و ساری ہونا عقلا وشرعا محال نہیں، کیونکہ باریک چیز موٹی چیز کے اندر سرایت کر جاتی ہے مثلا ہوا ہمارے جسم میں داخل ہو جاتی ہے، آگ انگارے میں گھس جاتی ہے اور بجلی تار کے اندر چلی جاتی ہے۔(بحوالہ جادو اور آسیب کا کامیاب علاج ص50)

(2)ایک جگہ غازی عزیر صاحب لکھتے ہیں: چونکہ یہ مخلوق جسم لطیف کی مالک ہیں لہذا ہم مادی طور پر نہ انہیں دیکھ پاتے ہیں اور نہ ہی محسوس کر پاتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جنات اور شیاطین انسانوں کے بدن میں داخل ہو کر بالکل جذب ہو جاتے ہیں۔اس بات کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جس طرح جلتے ہوئے کوئلہ میں آگ، یا گیلی ریت، یا کپڑے میں، یا بجلی کے تاروں، یا مقناطیس میں برقی، اور مقناطیسی لہریں، یا دودھ میں پانی، یا پانی میں نمک اور شکر، یا ہوا میں خوشبو اور بدبو وغیرہ مکمل طور پر جذب ہو جاتی ہے اسی طرح جن اور شیاطین بھی انسان کے جسم میں داخل ہو کر جذب ہو جاتے ہیں۔(جادو کی حقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں از غازی عزیر ص165)

تجرباتی اور مشاہداتی دنیا:

اس شق کی اگر وضاحت کی جائے تو ایک بڑی ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ دنیا کے چپے چپے میں جن کا انسانوں میں داخل ہو کر کھلواڑ کرنے اور تکلیف دینے کا واقعہ پایا جاتا ہے۔ بر صغیر میں تو اس کی انتہا ہے، یہاں شاید کوئی ایسا گاؤں یا شہر ہو گا جہاں آئے روز یہ واقعہ نہ رونما ہوتا ہو؟

اس کی وجہ سے گھر کے گھر تباہ ہوئے، کتنے افراد کی زندگیاں خاکستر ہو گئیں اور کتنے مصروع کو اللہ تعالی نے شفا بھی دی۔ میں نے اپنے ہی گھر میں اس کا تجربہ کیا، چار مہینے تک میرے گھر کے ایک فرد پر جن کا اثر رہا، میرا پورا گھرانہ پڑھا لکھا ہونے کے باوجود گھر کے سارے لوگ ہراساں و پریشان تھے اور زندگی دوبھر ہو گئی تھی۔ متواتر شرعی دم کرتے رہنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے مریض کو شفا دی اور پھر گھر میں رونق بحال ہوئی۔

اللہ تعالی ہر کسی کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

آسیب کا علاج کرنا بھی اپنے سماج میں ایک پیشہ کی حیثیت اختیار کر لیا ہے، اس پر عاملین بے تحاشہ لوگوں کا مال لوٹتے ہیں۔ کچھ اللہ کے نیک اور مخلص بندے بھی ہیں جو بغیر اجرت طے کئے کتاب وسنت کی روشنی میں جن اتارنے کا علاج کرتے ہیں۔ اسلاف کرام سے بھی اس قسم کے بے شمار صحیح واقعات کتابوں میں مرقوم ہیں۔ ان کے یہاں اس چیز کا بھی ذکر ملتا ہے کہ آسیب کا علاج کرتے وقت جن وشیاطین کو وعظ ونصیحت کرتے، اسلام کی دعوت دیتے، ظلم سے منع کرتے اور بھلائی کے ساتھ مریض کے بدن سے چلے جانے کا حکم دیتے۔

ابن القیمؒ نے زاد المعاد میں اپنے شیخ ابن تیمیہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جن سے مخاطب ہوتے، اس کو نصیحت کرتے اور ظلم کرنے سے منع کرتے۔ (" زاد المعاد" 68/4، 69)

بعض جن وعظ ونصیحت سے متاثر ہو کر اسلام بھی قبول کر لیتا ہے۔ شیخ ابن بازؒ کے ہاتھ پر ایک جن کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ ملتا ہے جو ایک لڑکی کے بدن میں داخل ہو گیا تھا، اس واقعہ کو شیخ محمد بن صالح

المنجد نے ذکر کیا ہے۔

الھم ! میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں عام عالمین کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر بعض جید اور زہد وورع والے علماء و مشائخ جنہوں نے انسانی بدن میں جن کے دخول، اس کا نکلنا یا نکالنا، بعض کا مسلمان ہو جانا لکھا ہے وہ حق بجانب ہیں اور ان کی باتیں کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح ہیں۔

جن لگنے سے متعلق چند علماء کے بیانات و فتاوے

(1) عبد اللہ بن امام احمد بن حنبلؒ بیان کرتے ہیں کہ " میں نے اپنے والد سے کہا، بہت سے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کوئی جن کسی مصروع (جس پر جن سوار ہو) کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے ! وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اصلا یہ شیطان ہی ہے جو ان کی زبان سے (یہ جھوٹ) بولتا ہے۔ (مجموع الفتاوی 277/24، رسالۃ الجن/8)

(2) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا: انسان کے جسم میں جنات کا داخل ہونا باتفاق اہل سنت ثابت ہے اور یہ بات غور و فکر کرنے والے کے مشاہدے میں ہے۔ جن مریض کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور ایسی بات بولتا ہے جسے مریض نہیں جانتا بلکہ اسے اس کے بولنے کا پتہ نہیں ہوتا۔ (مختصر الفتاوی 584)

(3) حسن بصریؒ کا قول ہے: کہ اللہ تعالی جس پر چاہے انہیں مسلط کر دیتا ہے اور جس پر نہ چاہے اس پر مسلط نہیں کرتا اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی پر طاقت نہیں رکھتے۔

(4) ابن القیمؒ کہتے ہیں: جاہل، گھٹیا اور نچلے درجے کے اطباء اور زندیقیت پر یقین رکھنے والے، روحوں کے جنوں کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ روحیں مجنوں کے جسم پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور ان کا یہ انکار جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ فن طب میں بھی اسکی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر حس اور وجود اس کے شاہد عدل ہیں۔ (زاد المعاد 67/4)

(5) ابو الحسن اشعریؒ کہتے ہیں کہ اہل السنہ والجماعہ کا کہنا ہے کہ جن مصروع (آسیب زدہ) کے بدن میں

داخل ہوتا ہے۔

(6) علامہ محمود آلوسیؒ لکھتے ہیں: بعض اجسام میں ایک بدبو داخل ہوتی ہے ۔ اور اس کے مناسب ایک خبیث روح اس پر قابو پالیتی ہے اور انسان پر مکمل جنون طاری ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ بخارات انسان کے حواس پر غالب ہو کر حواس معطل کر دیتے ہیں اور وہ خبیث روح انسان روح کے جسم پر تصرف کرتی ہے او اس کے اعضاء سے کلام کرتی ہے۔ چیزوں کو پکڑتی ہے اور دوڑتی ہے حالانکہ اس شخص کو بالکل پتہ نہیں چلتا اور یہ بات عام مشاہدات سے ہے جس کا انکار کوئی ضدی شخص ہی کر سکتا ہے۔ (روح المعانی، ج ۳، ص 28)

(7) شیخ البانیؒ لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم جن کا انسان پر تسلط قائم کرنے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ سنت سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے بعض ایسے لوگوں کا علاج کیا جن کو جن نے چھوا تھا۔ (شریط:518)

(8) دائمی کمیٹی کے فتوی سے (انسانی جسم میں کسی جن کے داخل ہونے کے مسئلہ کے بارے میں بیان نمبر : 21518) "جن کے انسان میں داخل ہونے کے جواز پر شرعی دلائل اور علماء اہل سنت کے اجماع کا ہم نے جو ذکر کیا ہے اس سے قارئین پر اس کے انکار کرنے والوں کے اقوال کا غلط و باطل ہونا واضح ہو جاتا ہے "۔ (علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی)

(9) شیخ محمد بن صالح المنجد نے محمد حمود النجدی کے حوالے سے لکھا ہے: جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا یقینی طور پر کتاب و سنت اور باتفاق اہل وسنت والجماعت اور حسی اور مشاہداتی طور پر ثابت ہے اور اس معاملہ میں سوائے معتزلہ کے جنہوں نے اپنے عقلی دلائل کو کتاب وسنت پر مقدم کیا ہے کسی اور نے اختلاف نہیں کیا۔ (الاسلام سوال وجواب فتوی نمبر 1819)

(10) شیخ ابو بکر الجزائری مدرس حرم نبوی نے ایک واقعہ ذکر کیا ہے۔ مختصر اعرض ہے کہ ان کی بڑی بہن

سعد یہ ایک دن چھت سے زمین پر گر پڑی، جس جگہ گری تھی وہاں کوئی جن تھا۔اس سبب وہ جن اس پر سوار ہو کر طرح طرح سے اسے ستانے لگا۔ متعدد بار ان کی زبان سے صراحت کے ساتھ اس جن نے یہ بات کہلوائی کہ میں ایسا اس لئے کرتا ہوں کہ فلاں دن، فلاں جگہ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ اذیت کا سلسلہ تقریبا دس سال تک چلتا رہا یہاں تک کہ اسی نتیجے میں ایک دن موت واقع ہو گئی۔(جادو کی حقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں از غازی عزیر) اناللہ وانا الیہ راجعون

(11) شیخ ابن عثیمینؒ کا قول ہے: اور ایسے ہی بعض اوقات جن انسان کے بدن میں داخل ہو جاتا ہے یا تو عشق کی بنا پر یا پھر تکلیف دینے کے لئے یا کسی اور سبب کی بنا پر۔

اور اسی طرف اللہ تعالی کا یہ فرمان اشارہ کر رہا ہے۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورة البقرة : 275)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

(مجموع فتاوی از ابن عثیمین 288/1)

(11) احمد رضاؒ بریلوی فتاوی افریقہ میں لکھتے ہیں کہ حاضرات (شریر جنات مختلف روپ میں آکر مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو انسانی جسم میں ظاہر ہو کر کسی بزرگ کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور پھر لوگوں کے سوالات کے الٹے سیدھے جوابات دیتے ہیں، بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں وغیرہ۔ اسی کو فی زمانہ حاضری کا نام دیا جاتا ہے) کر کے موکلاں جن سے پوچھتے ہیں فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔ (تو اب جن غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان (جنات) کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر۔ (فتاویٰ افریقہ، ص 177)

مذکورہ کلام کی روشنی میں جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا واضح ہو جاتا ہے، ان سارے ناقابل تردید دلائل وحقائق کے بعد انکار کی جرات کرنا نری جہالت اور حماقت ہے، دراصل کتاب وسنت سے ثابت شدہ ایک واضح دینی امر کا کھلا انکار کرنا ہے۔اور جو حق واضح ہو جانے کے باوجود عناد و تکبر میں پڑا رہے تو ایسے لوگوں کے لئے میری زبان حال و قال سے یہ دعا نکلتی ہے۔

اللھم اھد قومي فإنهم لا يعلمون

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

24 August 2020